حافظ محمد اقبال رنگونی

سعودی عرب کیلئے خطرے کا الارم

سعودی عرب کے حکمران امریکہ اور یورپ کے ساتھ دب کر نہیں برابر کی سطح پر گفتگو کریں

گزشتہ کچھ دنوں سے برطانیہ یورپ اور امریکی ذرائع ابلاغ نے سعودی عرب کے خلاف ایک مشترکہ محاذ کھول دیا ہے ہر دوچار ۔۔ دن کے بعد سعودی عرب کے خلاف پروگرام دکھائے جا رہے ہیں اور مختلف زعماء کے بیانات سامنے آرہے ہیں تین ہفتہ قبل برطانیہ کے چینل ۴ نے DESPATCHES کے عنوان تلے سعودی عرب میں سیاسی قیدیوں اور حکومت مخالف لوگوں پر تشدد پر مبنی ایک دستاویزی پروگرام نشر کیا اس پروگرام سے بظاہر یہ تاثر دیا گیا کہ برطانوی اور یورپی کمپنیاں سعودی عرب کی حکومت کو کچھ ایسے خطرناک آلات خفیہ طور پر فراہم کرتی ہے جس سے انسانی حقوق مجروح کیے جاتے ہیں اور ان آلات کے ذریعہ وہاں کے لوگوں کے انسانی حقوق دبائے جاتے ہیں ان ہتھیاروں کی فراہمی میں برطانوی وزراء اور حکومت کے اعلیٰ عہدیدار بھی ملوث دکھائے گئے لیکن درحقیقت اس پروگرام کا مقصد سعودی عرب کی حکومت کو بدنام کرنا اور اس کے خلاف عام پبلک کا ذہن خراب کرنا تھا۔ دراصل یورپ کے عوام کو یہ بتلانا تھا کہ سعودی عرب کی پولیس اور اس کی انٹیلی جنس سیاسی قیدیوں اور دوسرے مجرموں کو تشدد کا نشانہ بناتی ہے اور انہیں اس طرح تکلیف دیتی ہے جو انسانی حقوق کے قطعاً خلاف ہیں۔ سعودی عرب کی جیلوں میں قیدیوں کی چیخ اور ان کے زخم اور اس کے نشانات کی بھی عکاسی کی گئی۔ اس پروگرام میں بطور خاص ایمنسٹی انٹرنیشنل کے ایک نہایت ذمہ دار شخص کو بھی مدعو کیا گیا جس نے ان حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ اس پروگرام کی معلومات تحقیقی ہیں اس لیے اس مسئلہ پر نہایت سنجیدگی سے نوٹس لیا جانا چاہیئے THIS IS VERE SERIOUS MATTER اور یورپی زعماء کو اس صورتحال کا برابر جائزہ لینا چاہیئے۔

یہ پروگرام نہ صرف یہ کہ دوسری رات پھر دکھایا گیا بلکہ ایک ہفتے کے بعد اسے دوبارہ نشر کیا گیا اور اس کی وجہ یہ بتلائی گئی کہ چونکہ یہ پروگرام اعلیٰ تحقیقات کا نتیجہ ہے اس لیے اس پروگرام کی دوبارہ اشاعت لازمی ہے تاکہ یورپ کے عوام اس قسم کے تحقیقی مواد سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔ ابھی اس بات کو ہفتہ بھی نہ گذرا تھا کہ B.B.C نے اطلاع دی کہ وہ بھی ایک ایسے پروگرام کو دوبارہ نشر کر رہا ہے جو اس نے آج سے پندرہ سال قبل نشر کیا تھا جس میں

سعودی عرب میں حکومتی سطح پر ہونے والی زیادتیوں اور انسانی حقوق کی پامالیوں کی شہادتیں موجود ہیں۔

سعودی عرب کے خلاف یہ پروپیگنڈہ صرف برطانیہ ہی میں نہیں یورپ اور امریکہ میں بھی برابر ہو رہا ہے اور یہ صرف ٹی۔وی پروگراموں تک محدود نہیں برطانوی اخبارات کے صفحات گواہ ہیں کہ وہ بھی اس جنگ عظیم میں برابر حصہ لے رہے ہیں انہی دنوں برطانیہ کے اخبارات نے بھی سعودی عرب کی عدالتوں کو اپنی شدید تنقید کا نشانہ بنا رکھا ہے اور مختلف واقعات کے ذریعہ یہ تاثر ابھارا جا رہا ہے کہ سعودی عرب کی عدالتوں میں انصاف نام کی کوئی چیز نہیں ہے ظلم ہی ظلم اور یکطرفہ کاروائی ہو رہی ہے مجرموں اور ملزموں کو حق دفاع سے محروم رکھا جا رہا ہے اور کسی کی کوئی بات سنے بغیر ہی اس پر سزا نافذ کر دی جاتی ہے۔ اور یہ سب اس انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہے جسے امریکہ اور یورپ اور اس کی نمائندہ سیاسی اور مذہبی جماعتیں انسانی حقوق قرار دیتی ہیں۔

غرضیکہ وہ ساری خرابیاں جس سے عام پبلک کا ذہن متاثر ہو اور اس قسم کے واقعات کو یورپ والے انتہائی قابل نفرت جانیں اور انہیں غیر مہذب اور وحشیانہ قرار دیں سب کے سب سعودی عرب کے کھاتے میں ڈالے جا رہے ہیں۔

جنگ خلیج پر نظر رکھنے والے اس امر سے اچھی طرح واقف ہیں کہ امریکہ اور یورپ نے عراق کی تباہی کا پروگرام یکایک ترتیب نہیں دیا تھا۔ ایسا نہ ہوا تھا کہ ادھر کویت پر قبضہ ہوا اور پھر اس کے بعد عراق حکومت کے سارے مظالم سامنے لائے گئے بلکہ بہت عرصہ پہلے عراق کے خلاف ذہن سازی کی گئی سیاسی اور مذہبی طور پر ایک ایسی فضا تیار کی گئی جس سے عام لوگوں میں یہ تاثر قائم ہو جائے کہ واقعی عراق کی حکومت انسانی حقوق کی دشمن ہے اس لیے اب اس کے خلاف کاروائی کی جائے۔ برطانیہ ہی کی ایک کمپنی نے عراق کو مال سپلائی کیا۔ برطانیہ ہی نے اسے منظر عام پر پیش کیا اور مسلسل کئی دنوں تک برطانوی یورپی اور امریکی نشریات چیخ چیخ کر کہتے رہے کہ عراق انسانی حقوق کی پامالی کر رہا ہے۔ اس پر اسلام دشمن مبصرین تبصرے کرتے رہے۔ جب پوری دنیا میں یہ فضا بن گئی کہ عراق حکومت ظلم کر رہی ہے اور اس کا نظام ایک جابر و ظالم حکمران کے ہاتھ میں ہے اور وہاں (کرد۔ شیعہ۔ اور دوسری قوموں کے) انسانی حقوق دن رات پامال ہو رہے ہیں کسی کی کوئی آواز وہاں سنی نہیں جاتی تب جا کر ایک منظم منصوبہ کے تحت عراق کی تباہی کا کھیل کھیلا گیا۔ اس طرح ایک طرف اسلامی ملک کی سرزمین اور اس کے باشندے خاک و خون میں تڑپے۔ مسلمانوں کو ذلت آمیز شکست کا سامنا کرنا پڑا تو ساتھ ہی اسلامی ممالک میں انتشار و اختلاف کا ایسا زہریلا بیج بویا گیا کہ جس سے سوائے کانٹوں کے اور کچھ حاصل نہ ہوا۔ پھر مسلمانوں کی ایک خطیر رقم مسلمانوں (خاص طور پر سعودی عرب کی رقم) سے ہی وصول کی گئی یہ سب کچھ ایک منظم سازش

کا نتیجہ تھا کوئی یکایک آنے والا حادثہ فاجعہ نہ تھا۔

سعودی عرب کے خلاف دکھائے جانے والے یہ مسلسل پروگرام اور بیانات اپنی اندر حقیقت کا کس قدر وزن لیے ہوئے ہیں اور پروپیگنڈہ کس کمال کا ہے؟ اس بحث میں جائے بغیر سوال یہ ہے کہ امریکہ اور یورپ کے حکمران اور ان کے زعماء آج تک اس باب میں کیوں خاموش رہے؟ اگر یہ زیادتیاں واقعی ہو رہی ہیں اور دن رات ہو رہی ہیں تو امریکہ اور یورپ سالہا سال سے اس پر چپ کیوں ہے؟ آخر اس کے خلاف ایکشن کیوں نہیں لیا گیا؟ تجارتی معاملات کیوں ختم نہیں ہوئے؟ اقوام متحدہ میں آواز کیوں نہیں اٹھی؟ ان حکمرانوں نے سعودی حکمرانوں کے ساتھ سخت دھمکی آمیز لب ولہجہ میں بات کرنے کی زحمت کیوں گوارا نہیں کی؟ اگر سعودی عرب کی حکومت گزشتہ کئی سالوں سے انسانی حقوق کی پامالیوں اور وحشیانہ کاروائیوں کی بنا پر مجرم ہے تو (سابقہ اور موجودہ) امریکی اور یورپی حکمران اس سے بھی بڑے مجرم ہیں کہ انہوں نے عمداً ان واقعات پر پردہ ڈالا اور مجرموں کی برابر حوصلہ افزائی کرتے رہے۔

ہم سمجھتے ہیں کہ اس وقت سعودی حکومت سے خلاف یکایک مسلسل پروپیگنڈہ کی وجہ سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہ جنگ خلیج کے بعد امریکہ اور یورپ اور سعودی عرب کے درمیان سیاسی اور تجارتی سطح پر وہ سرگرمی نہیں دکھائی دیتی جو جنگ خلیج سے پہلے تھی۔ سعودی عرب کی حکومت نے جنگ خلیج سے یہ سبق حاصل کر لیا کہ امریکہ اور یورپ سعودی عرب کے خیرخواہ اور دوست نہیں بلکہ انہوں نے دوستی کے لبادے میں خطرناک دشمنی کا مظاہرہ کیا ہے۔ یہ لوگ پیسے کے پجاری دولت کے لالچی اور مسلمانوں کے شدید دشمن ہیں اہل اسلام کو خستہ حال رکھنا ان کا مقصد وحید ہے انہیں اس سے کوئی غرض نہیں کہ سعودی عرب اور اس کے حکمرانوں کا کچھ بھلا ہو جائے انہیں غرض اپنے پیسے سے اور مقصد سے ہے۔ جب تک پیسہ اور مقصد ہے سب ٹھیک ہے کا نعرہ لگے گا اور جس دن یہ مقصد فوت ہو جائے اس دن سب خراب ہے کا پروپیگنڈہ شروع ہو جائے گا۔ آپ دیکھ رہے ہیں کہ جنگ خلیج کی وجہ سے جہاں عراق تباہ ہوا۔ کویت مکمل طور پر امریکہ اور یورپ کے زیر اثر آگیا تو سعودی عرب بھی کئی بلین ڈالر کا مقروض ہو کر رہ گیا ہے۔ اسی احساس کا نتیجہ تھا کہ سعودی عرب کے فرمانروا خادم الحرمین الشریفین ملک فہد نے گزشتہ سال بجٹ کے موضوع پر کی گئی تقریر میں کھل کر یہ بات کہہ دی کہ ہم نے امریکہ اور یورپ کو جنگ خلیج کی پوری پوری قیمت ادا کی ہے۔ یعنی امریکہ اور یورپ اگر یہ سمجھتا ہے کہ اس نے سعودی عرب پر کوئی احسان کیا ہے تو یہ خلاف واقعہ اور غلط بات ہے اسے یہاں آنے کے پورے پورے پیسے ملے ہیں (بلکہ یہ کہا جائے تو بجا ہو گا کہ اسی نے یہاں آنے کے راستے بنائے اور کچھ اپنوں

نے وہ راستے ہموار کیے تاکہ اسے پیسے بھی ملیں اور اہل اسلام کی خلاف اپنی شدید دشمنی کا کھلا مظاہرہ بھی کریں)

خادم الحرمین الشریفین ملک فہد کا یہ بیان آپ کو اندر کی صورت حال معلوم کرنے میں بڑی حد تک مدد دے گا اور یہ بات واضح ہوجائے گی کہ اس وقت سعودی عرب میں امریکہ اور یورپ کے کردار کو کس نظر سے دیکھا جارہا ہے۔

علاوہ ازیں خادم الحرمین الشریفین ملک فہد کی مسلسل علالت اور ولی عہد الامیر عبداللہ کو اقتدار کی منتقلی کا مسئلہ بھی ان ممالک کے لیے پریشانی کا باعث بنا ہوا ہے۔ امریکہ اور یورپ نہیں چاہتا کہ موصوف آئندہ سعودی عرب کے فرمانروا بنیں کیونکہ موصوف مزاجاً شاہ فیصل مرحوم کے بہت قریب ہیں اور وہ امریکہ ہو یا یورپ سب سے برابر کی سطح پر گفتگو کرنا چاہتے ہیں۔ دسمبر ۹۵ء میں سفر عمرہ میں سعودی عرب کے مختلف اکابر اور دوستوں سے دوران گفتگو یہ بات کھلی کہ خادم الحرمین الشریفین ملک فہد کی مسلسل علالت پر امریکہ کی کڑی نظر ہے، اور وہ پل پل دیکھ رہے ہیں کہ اونٹ کس کروٹ بیٹھ رہا ہے، سعودی عرب کے عوام ولی عہد امیر عبداللہ حفظہ اللہ کو ترجیح دیتے ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ ان کے دور میں ملک کے حالات میں نمایاں تبدیلی آئے گی اور موصوف امریکی اور یورپی سیاست کا بھرپور جواب دینے کی صلاحیت بھی رکھتے ہیں (واللہ تعالٰی اعلم بالصواب)

یہ وہ حالات ہیں جس سے امریکہ اور یورپ پریشان کن صورت حال سے دوچار ہے وہ چاہتا ہے کہ اس وقت سعودی عرب کے خلاف مذموم پروپیگنڈہ کچھ اس تسلسل کے ساتھ کیا جائے کہ پوری دنیا بالخصوص یورپ کے عوام اس بات کے قائل ہوجائیں کہ واقعی سعودی عرب میں انسانی حقوق کی پامالی ہورہی ہے اور اقوام متحدہ کے ذریعہ سعودی عرب کی حکومت پر شدید دباؤ ڈالا جائے اور اگر آئندہ کسی وقت سعودی عرب کے خلاف کوئی محاذ کھولا جائے تو یورپی اور امریکی عوام اپنے زعماء کا بھرپور ساتھ دیں اور ان کے خلاف کی جانے والی ہر کاروائی کو انصاف اور مہذب دنیا کی سلامتی کا عنوان دے سکیں۔

ہم سعودی عرب (اور دوسرے تمام اسلامی ممالک) کے حکمرانوں سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ ان حالات کا سنجیدگی سے جائزہ لیں۔ امریکہ اور یورپ جس شدت کے ساتھ سعودی عرب کے خلاف پروپیگنڈے کی ابتداء کرچکے ہیں وہ خطرناک حالات کی نشاندہی کررہے ہیں۔ ہمیں بھی چاہئیے کہ اسی شدت کے ساتھ امریکہ اور یورپ کا گند سامنے لائیں اور ان کی گندی سیاست بے نقاب کریں اب ان کے

(بقیہ ص ۵۹ پر)